روزنامہ

FR-10

1913ء سے جاری شدہ

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

قائمقام ایڈیٹر: فخرالحق شمس

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعرات 26 دسمبر 2013ء 22 صفر 1435 ہجری 26 فتح 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 292

بھائی کی مدد کرو

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اپنے مسلمان بھائی کی بہر حال امداد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا کہ مظلوم ہو۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! مظلوم بھائی کی مدد کا مطلب تو ہم سمجھ گئے۔ مگر ظالم بھائی کی مدد کس طرح کی جائے؟ آپ نے فرمایا ظالم بھائی کی مدد اس کے ظلم کے ہاتھ کو روک کر کرو۔

(بخاری كتاب المظالم باب اعن اخاك ظالما او مظلوما حديث نمبر 2444)

اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت اقدس مسیح موعود کی سیرت طیبہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ بہت غریب نواز اور انسانی ہمدردی کے نیک جذبہ سے سرشار تھے۔ ایک واقعہ حضور اقدس کا اپنا بیان فرمودہ ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

ایک دفعہ میں سیر کو جا رہا تھا۔ ایک پٹواری عبدالکریم میرے ساتھ تھے۔ وہ ذرا آگے تھا اور میں پیچھے۔ راستے میں ایک بڑھیا کوئی 70 یا 75 برس کی ضعیفہ ملی۔ اس نے ایک خط اُسے پڑھنے کو کہا۔ مگر اس نے اس کو جھڑکیاں دے کر ہٹا دیا۔ میرے دل پر چوٹ سی لگی۔ اس نے وہ خط مجھے دیا۔ میں اس کو لے کر ٹھہر گیا اور اس کو پڑھ کر اچھی طرح سمجھا دیا۔ اس پر پٹواری کو بہت شرمندہ ہونا پڑا۔ کیونکہ ٹھہرنا تو پڑا اور ثواب سے بھی محروم رہا۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 305)

حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی تحریر فرماتے ہیں:

بعض دوا پوچھنے والی گنوار عورتیں زور سے دستک دیتی ہیں اور اپنی سادی اور گنواری زبان میں کہتی ہیں ''میر جاجی جرا بوُا کھولوں تاں۔'' (یعنی مرزا صاحب ذرا دروازہ تو کھولو)۔ حضرت اسی طرح اٹھتے ہیں جیسے مطاع ذی شان کا حکم آیا ہے اور کشادہ پیشانی سے باتیں کرتے اور دوائیں بتاتے ہیں۔ ہمارے ملک میں وقت کی قدر پڑھی ہوئی جماعت کو بھی نہیں تو پھر گنوار تو اور بھی وقت ضائع کرنے والے ہیں۔ ایک عورت بے معنی بات چیت کرنے لگ گئی ہے اور اپنے گھر کا رونا اور ساس نند کا گلہ شروع کر دیا ہے اور گھنٹہ بھر اسی میں ضائع کر دیا ہے۔ آپ وقار اور تحمل سے بیٹھے سن رہے ہیں۔ زبان اور اشارہ سے اس کو کہتے نہیں کہ بس اب جاؤ دوا پوچھ لی۔ اب کیا کام ہے ہمارا وقت ضائع ہو رہا ہے۔ وہ خود ہی گھبرا کر اٹھ کھڑی ہوتی ہے اور مکان کو اپنی ہوا سے پاک کرتی ہے۔ ایک دفعہ بہت سے گنوار عورتیں بچوں کو لے کر دکھانے آئیں اتنے میں اندر سے بھی چند خدمتگار عورتیں شربت شیرہ کے لئے برتن ہاتھوں میں لئے آنکلیں اور آپ کو دینی ضرورت کے لئے بڑا اہم مضمون لکھنا تھا۔ میں بھی اتفاقاً جا نکلا۔ کیا دیکھتا ہوں حضرت کمربستہ اور مستعد کھڑے ہیں جیسے کوئی یورپین اپنی ڈیوٹی پر چُست اور ہوشیار کھڑا ہوتا ہے اور پانچ چھ صندوق کھول رکھے ہیں اور چھوٹی چھوٹی شیشیوں اور بوتلوں میں سے کسی کو کچھ، اور کسی کو عرق دے رہے ہیں اور کوئی تین گھنٹہ تک یہی بازار لگا رہا۔ اور ہسپتال جاری رہا۔

فراغت کے بعد میں نے عرض کیا۔ حضرت یہ تو بڑی زحمت کا کام ہے اور اس طرح بہت سا قیمتی وقت ضائع ہو جاتا ہے۔ اللہ! اللہ! کس نشاط اور طمانیت سے مجھے جواب دیتے ہیں کہ:

یہ بھی دینی کام ہے۔ یہ مسکین لوگ ہیں یہاں کوئی ہسپتال نہیں۔ ان لوگوں کی خاطر ہر طرح کی انگریزی اور یونانی دوائیں منگوا کر رکھتا ہوں جو وقت پر کام آتی ہیں۔ اور فرمایا یہ ثواب کا کام ہے۔ مومن کو ان کاموں میں سست اور لاپرواہ نہیں ہونا چاہئے۔ (سیرت مسیح موعود۔ صفحہ 286 از حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی)

موجودہ زمانہ کی علامات

حضرت مصلح موعود سورۃ التکویر آیت 8 کی تفسیر کرتے ہوئے بیان فرماتے ہیں۔

''اس آیت میں ...... بتایا گیا ہے کہ آخری زمانے میں بعض ایسی چیزوں کی ایجاد عمل میں آجائے گی جن سے لوگ ایک دوسرے کے بالکل قریب ہوجائیں گے ...... یہ تمام علامات ایسی ہیں جو اس زمانہ کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں اور اسی زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے ان کو پورا کیا ہے۔ دنیا کی تاریخ میں کوئی زمانہ ایسا پیش نہیں کیا جاسکتا جس میں یہ علامات پوری ہوئی ہوں۔ ہر شخص جس کے سامنے ان علامات کو رکھا جائے وہ یہی کہے گا کہ ان میں موجودہ زمانہ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اور کسی زمانہ کی طرف اشارہ نہیں کیا گیا''

(تفسیر کبیر از حضرت مصلح موعود زیر تفسیر سورۃ التکویر آیت 8 صفحہ 211)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی آمد

مکرم ڈاکٹر عبدالرفیق سمیع صاحب
ماہر امراض جلد

مکرم ڈاکٹر عباس باجوہ صاحب
آرتھوپیڈک سرجن (ماہر امراض ہڈی وجوڑ)

دونوں ڈاکٹر صاحبان مورخہ 29 دسمبر 2013ء کو اور

مکرمہ ڈاکٹر شہلا آفندی صاحبہ
ماہر امراض نفسیات

مورخہ 30 اور 31 دسمبر 2013ء کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کے معائنہ کیلئے تشریف لائیں گے۔ ضرورت مند احباب و خواتین سے درخواست ہے کہ وہ ڈاکٹر صاحبان کی خدمات سے استفادہ کے لئے ہسپتال تشریف لائیں اور پرچی روم سے رابطہ کر کے اپنی پرچی بنوالیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

مکرم شاہد احمد صاحب مربی سلسلہ

جماعت احمدیہ البانیہ کا چھٹا جلسہ سالانہ

البانیہ جنوب مشرقی یورپ کا ایک چھوٹا سا ملک ہے۔ 28748 مربع کلومیٹر کے رقبہ پر محیط اس ملک کی حدود شمال میں Montenegro اور Kosovo، مشرق میں مقدونیہ اور جنوب میں یونان سے لگتی ہیں۔ تقریباً 70% آبادی اپنے آپ کو مسلمان قرار دیتی ہے، لیکن تقریباً پچاس سال تک مذہب پر پابندی اور کمیونسٹ نظام رائج ہونے اور اب یورپین تہذیب و فلسفہ کے زیر اثر عموماً روزمرہ کی زندگی میں مذہب کا اثر بہت کم نظر آتا ہے۔ جماعت احمدیہ کا پیغام یہاں سب سے پہلے خلافت ثانیہ کے دور میں مکرم مولانا دین محمد صاحب شہید کے ذریعہ 1934ء میں پہنچا جب ایک البانین خاندان کو جماعت میں شامل ہونے کی توفیق ملی۔ بعد میں کمیونزم کے دور اور ناساز حالات کی وجہ سے ایک لمبا عرصہ جماعت کسی سے بھی رابطہ نہ کر سکی۔ تقریباً 2000ء کے بعد ہی باقاعدہ جماعتی نظام کا قیام ہوا۔ اب الحمدللہ یہاں باقاعدہ جماعت قائم ہے اور دارالحکومت ترانہ میں جماعت احمدیہ کی وسیع و عریض بیت الذکر اور مشن ہاؤس موجود ہیں جہاں باقاعدگی سے دینی مساعی ہو رہی ہیں۔

مورخہ 27۔ اکتوبر 2013ء جماعت احمدیہ البانیہ کو جماعتی روایات کے مطابق اپنے چھٹے جلسہ سالانہ کے انعقاد کی توفیق ملی۔ گزشتہ سال کی طرح امسال بھی خصوصی طور پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق قرآن کریم کے متعلق ایک نمائش کا بھی انعقاد کیا گیا جس میں قرآن کریم کے مختلف زبانوں میں شائع تراجم کو خوبصورت انداز میں پیش کیا گیا تھا۔ علاوہ ازیں مشن ہاؤس میں موجود مستقل نمائش بھی حاضرین جلسہ کی توجہ کا مرکز رہی جس میں قرآن کریم کی خوبصورت اور مکمل تعلیم کو ایک صد سے زائد دیدہ زیب پوسٹرز کی صورت میں دیوار پر چسپاں کیا گیا تھا۔ نیز البانین زبان میں شائع شدہ جملہ کتب اور جماعت کی طرف سے مختلف زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم بھی اس نمائش میں پیش کئے گئے تھے۔

امسال جلسہ سالانہ البانیہ میں کوسوو، مقدونیہ اور جرمنی کے علاوہ پہلی مرتبہ Slovenia سے بھی مہمانوں نے شرکت کی۔ ان مہمانان میں محترم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی، مکرم حافظ فرید احمد صاحب خالد نیشنل سیکرٹری دعوت الی اللہ اور مکرم طلحہ احمد صاحب مربی سلسلہ Slovenia قابل ذکر ہیں۔

امسال جلسہ کی مجموعی حاضری 225 تھی جس میں ہمسایہ ملک Kosovo سے 80 افراد نے شرکت کی۔ امسال زیر دعوت افراد کی تعداد 110 تھی جبکہ 74 خواتین نے شرکت کی۔ مہمانوں کی رہائش کا انتظام احمدیہ مشن ہاؤس دارالفلاح اور بیت الاول کے علاوہ قریب کے ہوٹلوں میں بھی کیا گیا تھا۔ جلسہ گاہ اور رہائش گاہوں کی تیاری جلسہ سے دو ہفتہ قبل سے ہی وقار عمل کے ذریعہ شروع ہوگئی۔ جلسہ کا انعقاد چونکہ بیت الاول میں ہونا تھا، اس لئے وقار عمل کے ذریعہ وہاں تمام انتظامات مکمل کئے گئے۔ جلسہ کی تمام کارروائی و تقاریر البانین زبان میں ہوتی ہیں۔ چونکہ امسال جرمنی اور سلوونیا سے بھی مہمان تشریف لا رہے تھے، اس لئے ان مہمانوں کے جلسہ کے پروگرام سے استفادہ کے لئے شعبہ ترجمانی کا قیام کیا گیا اور باقاعدہ ایسے آلات تیار کئے گئے جن کے ذریعہ نہایت کم قیمت پر غیر البانین مہمان جلسہ کی کارروائی سے مستفید ہو سکیں۔ لجنہ کی رہائش اور تواضع کے سلسلہ میں مقامی لجنہ کو نمایاں خدمات سرانجام دینے کا موقعہ ملا۔

جلسہ سے ایک روز قبل محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ جرمنی نے مقامی کونسل کے نمائندوں اور چند سکول کے ڈائریکٹرز سے ملاقات کی۔ شام پانچ بجے امیر صاحب کی صدارت میں معائنہ کارکنان کی تقریب عمل میں آئی۔ محترم امیر صاحب نے جملہ منتظمین اور کارکنان کو نصائح فرمائیں بعدازاں شجرکاری کی تقریب عمل میں آئی جس میں بعض اہم مہمانوں نے بیت الذکر کے عقب میں سیب کے درخت لگائے۔ اس کے بعد امیر صاحب نے جلسہ کے انتظامات کا جائزہ لیا اور ہدایات سے نوازا۔

مورخہ 27۔ اکتوبر کو جلسہ کا آغاز صبح نماز فجر اور درس القرآن سے ہوا۔ بعدازاں تقریباً پونے نو بجے پرچم کشائی کی تقریب عمل میں آئی جس کے بعد اجتماعی دعا ہوئی۔ ٹھیک نو بجے جلسہ کی کارروائی کا باقاعدہ آغاز محترم امیر جماعت احمدیہ جرمنی کی زیر صدارت ہوا۔ البانین ترجمہ مکرم Muhamet Pect صاحب نے پیش کیا۔

تلاوت و نظم اور ان کے البانین ترجمہ کے بعد جلسہ کی پہلی تقریر مکرم نصرت اسماعیلی صاحب نے کی۔ موصوف کی تقریر کا عنوان تھا ''میں خدا تعالیٰ کو کیوں مانتا ہوں؟''

بعدازاں مکرم صمد احمد صاحب غوری مربی سلسلہ و صدر جماعت Kosovo نے ''قرآن کریم کے معجزات'' پر تقریر کی۔

بعدازاں چائے کے لئے ایک مختصر سا وقفہ ہوا، جس دوران مہمانان کرام کو ایک دوسرے سے ملنے اور اظہار خیالات کرنے کا موقعہ ملا۔ ازاں بعد محترم جاوید اقبال صاحب ناصر مربی سلسلہ البانیہ نے ''امت (......) کس طرح اکٹھا ہو سکتی ہے؟'' کے عنوان پر تقریر کی۔

اس کے بعد اس اجلاس کی چوتھی تقریر مکرم بیار رامائے Bujar Ramaj صاحب نے ''حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ بحیثیت امن کا پیامبر'' کے عنوان پر کی۔

بعدازاں موصوف نے کتاب ''نبیوں کا سردار'' کے البانین ترجمہ کی تقریب رونمائی کے سلسلہ میں مختصراً اس کتاب کا تعارف بھی پیش کیا۔ اس تعارف کے بعد محترم صدر اجلاس جناب امیر صاحب جرمنی نے کتاب ''نبیوں کا سردار'' کا البانین ترجمہ حاضرین کے سامنے پیش کیا۔ اس کتاب کا البانین زبان میں ترجمہ مکرم صمد احمد صاحب غوری مربی سلسلہ نے کیا ہے۔

نماز ظہر و عصر کے بعد شاملین جلسہ نے کھانا تناول کیا۔ امسال Self Service کے مطابق Catering کا انتظام کیا گیا تھا۔ اس دوران احباب کرام نے بک سٹال سے جماعتی کتب حاصل کیں اور نمائش سے لطف اندوز ہوئے۔

کھانے کے وقفہ کے بعد مستورات مشن ہاؤس تشریف لے گئیں جہاں لجنہ کے علیحدہ سیشن کا انتظام کیا گیا تھا۔ یہ اجلاس محترمہ امۃ المتین ناصر صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ البانیہ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد محترمہ صدر صاحبہ لجنہ نے مختصراً جلسہ سالانہ کی اہمیت و برکات بیان کیں۔ اس اجلاس کی پہلی تقریر محترمہ چاملیے چیلا صاحبہ Mrs.Qamile Cela نے ''(دین حق) میں عورت کا مقام'' کے عنوان پر کی۔ بعدازاں محترمہ واجیدہ رستمی صاحبہ Mrs. Vaxhide Rrustemi نے ''موجودہ معاشرہ میں مسلمان عورت کا کردار'' کے عنوان پر تقریر کی۔

ٹھیک ایک بجے جلسہ گاہ میں دوسرے اجلاس کا آغاز ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم مارکیلیان شپارٹی صاحب Mr. Markelian Sharthi نے تقریر کی۔ موصوف کی تقریر کا عنوان تھا ''ہم اطمینان قلب کس طرح حاصل کر سکتے ہیں؟''

اجلاس کے آخر میں محترم جناب امیر جماعت احمدیہ جرمنی نے صدارتی خطاب فرمایا۔ یہ خطاب انگریزی زبان میں تھا، جس کا ساتھ ساتھ البانین زبان میں ترجمہ کیا گیا۔

بعدازاں حاضرین جلسہ کی طرف سے چند سوالات ہوئے جن کے جوابات محترم امیر صاحب نے دیئے۔ آخر میں دعا کے ساتھ یہ بابرکت جلسہ اپنے اختتام کو پہنچا۔

ہم پیار کے دیپ جلائیں گے

صحرا میں پھول کھلائیں گے
انہونی کر دکھلائیں گے
جو جادہ سب نے چھوڑ دیا
ہم منزل تک لے جائیں گے
ہم میٹھے بول ہی بولیں گے
تلخی کی بات مٹائیں گے
جہاں سایہ فگن ملائک ہوں
اُسے شہرِ دل میں بسائیں گے
یہ نور بھی تو آفاقی ہے
خوشخبری سب ہی پائیں گے
ہم نامِ خدا اور نامِ نبیؐ
سب دنیا تک لے جائیں گے
یہ جنگ ، جدل کا دور نہیں
ہر قوم کو یہ سمجھائیں گے
ہم صلحِ کل اور چاہ پسند
ہم پیار کے دیپ جلائیں گے
ہر دشمن خائب خاسر ہو
ہر صورت دیں پھیلائیں گے
یہ کھیتی خون سے پھلتی ہے
ہم اس کو خون پلائیں گے
نہ سیف کی حاجت باقی ہے
ہم قلم سے کام چلائیں گے

ابن کریم

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ — مطبع: ضیاء الاسلام پریس — مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ — قیمت 5 روپے

نشہ آور اشیاء کا تعارف و نقصانات

مکرم ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب

آج کل دنیا بھر خاص طور پر پاکستان کو جن مسائل کا سامنا ہے ان میں منشیات کا بڑھتا ہوا استعمال بھی ایک نہایت اہم مسئلہ ہے۔ یوں تو دنیا بھر میں نشے کی عادت میں مبتلا ہو جانے والے افراد کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ لیکن ایشیائی ممالک جیسے پاکستان، بنگلہ دیش، افغانستان، نیپال وغیرہ تو ایسے افراد کی تعداد میں نہایت تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔

اینٹی نارکوٹکس فورس کے اندازے کے مطابق پاکستان میں 2010ء میں نشے کے عادی افراد کی تعداد 90 لاکھ تھی۔ جس میں سے ساڑھے سات لاکھ افراد ہیروئن، ڈیڑھ لاکھ افیم اور قریباً دو لاکھ افراد انجیکشنز کے ذریعے نشہ کرنے کے عادی ہیں۔ اس کے علاوہ ہر سال قریباً 60 لاکھ لوگ ایسے کلبوں کا حصہ بنتے ہیں۔ جہاں نشہ آور اشیاء استعمال کی جاتی ہیں۔

ایک اندازے کے مطابق دیہاتوں کی نسبت شہروں میں نشے کے عادی افراد زیادہ ہیں۔ صرف لاہور شہر میں قریباً 75 ہزار لوگ نشے کے عادی ہیں۔ جن میں سے 20 ہزار لوگ ہیروئن کا نشہ کرتے ہیں۔ نشے کے عادی افراد میں بچوں سے لے کر بڑی عمر کے افراد سبھی شامل ہیں۔ حتیٰ کہ اب خواتین خصوصاً طالبات میں یہ وباء بہت تیزی سے پھیل رہی ہے۔ اس مہلک وباء سے اب تک ہزاروں گھر برباد ہو چکے ہیں۔

ایک سروے کے مطابق نشے کی لت عام طور پر سگریٹ نوشی سے شروع ہوتی ہے۔ بچے بڑوں کو دیکھ کر یا تجسس کے باعث یا سگریٹ نوشی کرنے والوں کی صحبت کے بداثر کے نتیجہ میں سگریٹ پینا شروع کر دیتے ہیں۔ مگر تمباکو میں موجود نکوٹین کی وجہ سے وہ اس کے عادی ہو جاتے ہیں۔ سگریٹ نوشی سے ہی چرس اور ہیروئن جیسے جان لیوا نشے کی لت پڑتی ہے۔ ہیروئن کا نشہ سب سے زیادہ خطرناک ہے۔ یہ تیزی سے انسان کو چاٹ کر کھوکھلا کر دیتا ہے اور وہ شخص بے موت مارا جاتا ہے۔

کسی بھی چیز کا نشہ شروع میں تو مزہ دیتا ہے۔ پھر مجبوری بن جاتا ہے اور اس طرح انسان اس نشے کا عادی ہو جاتا ہے۔ جب نشہ خریدنے کے لئے اس شخص کے پاس پیسے نہ ہوں تو وہ گھر سے پیسے چوری کرتا ہے، گھر کا سامان بیچنے لگتا ہے۔ اس سے بھی نشہ پورا نہیں ہوتا تو وہ شخص چوری، ڈاکہ اور مختلف جرائم کرنے لگتا ہے۔ جس سے معاشرے میں بگاڑ پیدا ہوتا ہے۔

منشیات کے پھیلاؤ کی بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ نشے کے عادی افراد کا نشے کا خرچہ پورا نہیں ہوتا تو وہ اچھے گھرانوں کے نوجوانوں کو اپنا دوست بنا لیتے ہیں۔ پہلے انہیں سگریٹ کا عادی بناتے ہیں پھر سگریٹ میں نشہ ملا کر پلاتے ہیں۔ پہلے پہل تو ان کو مفت نشہ فراہم کیا جاتا ہے۔ پھر جب ان میں نشے کی طلب پیدا ہو جاتی ہے تو ان کو منہ مانگی قیمت پر منشیات دی جاتی ہیں۔ اس طرح اچھے گھرانوں کے نوجوان بھی اس نہایت مہلک عادت کا شکار ہو جاتے ہیں۔ نشہ آور اشیاء کے استعمال کی وجہ سے رفتہ رفتہ وہ ذہنی اور جسمانی بیماریوں میں مبتلا ہو کر نہایت کسمپرسی کی حالت میں موت کے منہ میں چلے جاتے ہیں۔

نشہ کی بیماری کیا ہوتی ہے؟

کسی بھی کیمیائی عنصر کے استعمال کے نتیجہ میں اگر جسم اس کا اس قدر عادی ہو جائے کہ اس کا استعمال ترک کرنے سے مخصوص جسمانی تکالیف (Withdrawal symptoms, Abstinance syndrome کی شکل میں) ظاہر ہونے لگیں تو ایسی چیز کو نشہ آور چیز اور اس بیماری کو نشہ کی بیماری یا Addiction کہا جاتا ہے۔ نشہ آور اشیاء کا استعمال انسان کی ذہنی کیفیات اور رویوں کو بدلنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ عموماً ان کے استعمال سے ذہنی اور جسمانی تکلیف کی شدت میں کمی محسوس ہونے لگتی ہے۔ یہ اشیاء دماغ کو سکون یا تحریک دیتی ہیں۔ یا خیالات میں تبدیلی پیدا کرتی ہیں۔ ہر نشہ ان میں سے ایک یا ایک سے زیادہ اثرات کا حامل ہوتا ہے۔ آغاز میں نشہ آور چیز کے استعمال سے کچھ وقت کے لئے تو یہ کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ لیکن پھر اس چیز کا استعمال اُس شخص کے لئے ایک مجبوری بن جاتا ہے۔ اسے نشے کی بیماری کہا جا سکتا ہے۔ بیماری میں نشہ آور چیز کے سب اثرات پھر زنگ آلود ہو جاتے ہیں اور یہ نشہ مریض کے لئے ایک سراب بن جاتا ہے۔ یعنی وہ ان اثرات کو حاصل کرنے کے لئے اپنا سب کچھ لٹا کر بھاگ دوڑ میں تو مسلسل لگا رہتا ہے لیکن فی الحقیقت اسے حاصل کچھ بھی نہیں ہوتا۔

اسی لیے مامور زمانہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

"جب انسان نشہ کا عادی ہو جاتا ہے تو پھر چھوڑنا مشکل ہے۔ یہ نشہ بھی کیا شے ہے کہ ایک طرف زندگی کو کھا جاتا ہے...... نشہ والوں کو نشہ نہ ملے تو موت تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔"

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 423)

نشہ آور اشیاء کی اہم اقسام

(1) شراب

(2) افیم یا پوست سے تیار کردہ نشہ آور اشیاء مثلاً (i) افیون/افیم (ii) مارفین (iii) ہیروئین

(3) Cannabis سے تیار کردہ نشہ آور اشیاء مثلاً (i) چرس (ii) حشیش (iii) میری جوآنا Marijuana۔

(4) Coca Leaf سے تیار کردہ نشہ آور اشیاء مثلاً Cocaine جسے کوک یا Crack بھی کہا جاتا ہے۔

(5) تمباکو مثلاً (i) سگریٹ (ii) بیڑی (iii) حقہ (iv) شیشہ (v) سگار (vi) پائپ (vii) پان پراگ (viii) ستی (ix) مین پوری (x) ماوا (xi) نسوار (xii) گٹکا

(6) سکون آور، نشہ آور ادویات مثلاً (i) سکون آور ادویات (ii) دافع درد ادویات (iii) بے ہوشی میں استعمال کی جانے والی ادویات (iv) زکام کھانسی کے لئے استعمال کی جانے والی ادویات

(7) دیگر نشہ آور اشیاء مثلاً مختلف Inhalants

(1) شراب (Alcohol)

شراب ایک مشروب ہے جو مکئی، جو، غلہ یا اناج، رائی وغیرہ سے بنایا جاتا ہے۔ نصف سے زائد قتل، خودکشی اور حادثات کی وجہ دراصل شراب نوشی پائی گئی ہے۔

شراب کے کثرت استعمال سے پیدا ہونے والے اثرات

نفسیاتی عوارض:

چڑچڑاپن (Irritability)، ڈیپریشن (Depression)، اضطراب (Anxiety)، خوف و ہراس (Panic)، وہم (Hallucinations)، ابہام (Delusions)، نیند کے مسائل (Sleep Disorders)

خون پر اثرات:

کمی خون (Anaemia)

دل پر اثرات:

دل کے عوارض (Alcoholic Cardiomyopathy)

جگر پر اثرات:

جگر کی سختی (Cirrhosis)، ورم جگر (Hepatitis)

معدہ پر اثرات:

شدید سوزش معدہ (Chronic Gastritis)

لبلبہ پر اثرات:

لبلبہ کی سوزش و ورم (Pancreatitis)

جسمانی وزن پر اثرات:

زیادتی/اضافہ (Weight Gain)

شراب کی ممانعت کے بارے میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"شراب جو اُمّ الخبائث ہے اسے حلال سمجھا گیا ہے۔ اس سے انسان خشوع خضوع سے جو کہ اصل جزو اسلام ہے بالکل بے خبر ہو جاتا ہے۔ ایک شخص جو کہ رات دن نشہ میں رہتا ہے ہوش اس کے بجا ہی نہیں ہوتے تو اسے دوسری بدیوں کے ارتکاب میں کیا رکاوٹ ہو سکتی ہے؟ موقعہ موقعہ پر ہر ایک بات مثل زنا، چوری، قمار بازی وغیرہ کر سکتا ہے ہماری شریعت نے قطعاً اس کو بند کر دیا ہے اور یہاں تک لکھ دیا ہے کہ یہ شیطان کے عمل سے ہے تا کہ خدا کا تعلق ٹوٹ جاوے۔"

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 324 حاشیہ)

شراب کسی طرح بھی استعمال کرنے والوں کے بارے میں حضرت رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

(سنن ابی داؤد کتاب الاشربۃ)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے شراب اور اس کے پینے والے پر اور اس کے پلانے والے پر اور اس کے خریدنے والے اور بیچنے والے پر اور اس کے کشید کرنے والے اور کشید کروانے والے اور اس کو اٹھانے والے اور جس کی طرف اٹھا کر وہ لے جاتا ہے لعنت کی ہے۔ (سنن ابی داؤد کتاب الاشربۃ)

(2) افیم یا پوست سے تیار کردہ نشہ آور اشیاء

افیون/افیم Opium

Papaver Somniferum Varalbum پودے کی قسم Poppy سے Seeds اور افیم اخذ کی جاتی ہے۔ افیم گندمی، قدرے سیاہ رنگ کا مرکب ہے۔ افیون سے مارفین، کوڈین، ہیروئین وغیرہ تیار کی جاتی ہیں۔

اینٹی نارکوٹکس کنٹرول پاکستان کی 2006ء کی رپورٹ کے مطابق پاکستان میں Opioid Users کی تعداد 6,28,000 سے زائد ہے اور ایسے افراد کی عمر بالعموم 15 سے 64 سال کے درمیان ہے۔

Opioid کو لوگ کھا کر، سانس کے ذریعہ یا ٹیکہ کے ذریعہ جسم میں داخل کرتے ہیں۔ اطباء مختلف بیماریوں میں اس کا استعمال کرتے آئے

ہیں مگر اس کا سب سے بڑا نقصان یہ ہے کہ اس کا استعمال کرنے والا اس کا عادی ہو جاتا ہے اور اسے چھوڑنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اس لحاظ سے افیم کھانا اپنی ذات میں ایک بہت بڑی بیماری ہے۔ (پہلے وقتوں میں تو بعض والدین فرصت حاصل کرنے کے لئے بچوں کو افیوم یا کسی خواب آور دوا پر لگا دیتے تھے) افیون کھانے والا ابتداء میں اس سے آرام وسکون اور خوشی حاصل کرتا ہے مگر عادت پڑ جانے کے بعد اور زیادہ نیند کے سبب حواس کو اس قدر سن کر دیتی ہے کہ ذہن، سوچ اور عقل برباد ہو جاتے ہیں۔

بداثرات:

فہم وفکر میں کمی، احساسات کی کمزوری مثلاً دیکھنا، سننا، چکھنا، سونگھنا وغیرہ، چہرہ زرد، بدخلقی، چڑچڑاپن، معمولی باتوں سے خوف، رنج وغم کی کیفیت، دل، جگر، مثانہ اور دماغ کو نقصان، بھوک میں کمی، شدید قبض، مردانہ طاقت میں کمی، عضلات کا لاغر ہونا، رعشہ، دماغی خرابی۔

مارفین Morphine:

دراصل ایک دوائی ہے جسے 1804ء میں ایک جرمن فارماسسٹ نے تیار کیا۔ اسے دافع درد کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ نیز افیم اور الکحل کے نشے سے چھٹکارا پانے کے لیے بھی استعمال کرایا جاتا ہے۔

اثرات:

دافع درد، لیکن ڈاکٹری مشورہ کے بغیر لمبے استعمال کے نتیجہ میں:

ایک طرف ڈر، بےچینی، اضطراب دور کرتی ہے، خوشی کا احساس پیدا کرتی ہے اور سکون و نیند آور ہے، مگر مریض اس کی مقدار بڑھائے بغیر نہیں رہ سکتا اور دوسری طرف ذہنی اور جسمانی صلاحیتیں تباہ کرتی ہے۔

ہیروئن Heroin

دیگر نام:

Di-acetyl Morphine, H, Harry, Junk, Goods, Brown sugar, Black tar, Lady horse, White girl, Smack.

آج کل ہیروئن نے دنیا کو تباہی کے دہانے پر لا کھڑا کیا ہے اور کروڑوں لوگ اس کے نشہ پر لگ چکے ہیں۔ اپنی خالص حالت میں ہیروئن ایک ایسا سفید پاؤڈر ہے جو پوست کے ڈوڈوں کے خشک دودھ سے اخذ شدہ ہوتا ہے۔ ناخالص حالت میں اس کا رنگ بھورا (Brown) ہوتا ہے۔ اس میں مارفین اور کوڈین دونوں ہی پائے جاتے ہیں۔

استعمال کے طریق:

(i) سگریٹ یا تمباکو نوشی کے ذریعہ (ii) ناک سے کھینچ کر سانس کے راستے (iii) بذریعہ انجکشن (ہیروئن کو زیر جلد یا اندرون ورید بھی لگایا جاتا ہے) (iv) منہ کے ذریعہ اسے کھایا بھی جاسکتا ہے (لیکن لینے والا اس سے کوئی خاص اثر حاصل نہیں کر پاتا)

فوری اثرات:

دنیا سے بےخبری، اونگھ، نیند، غنودگی، سانس لینے میں دشواری (کمی)

دیرینہ اثرات:

ذہن اور جسم دونوں ہیروئن کے عادی ہو جاتے ہیں۔

سستی اور غنودگی جیسی کیفیت، آنتوں میں شدید خشکی اور شدید قبض۔ ظاہری صفائی، صحت، عزت، غم، فکر، شرمندگی کے احساسات کا خاتمہ۔

پھیپھڑوں سے خون اور بلغم۔ منہ، ناک، گلے کی خشکی، اونچا بولنا اور آواز بھاری ہو جانا۔ خوراک بڑھانے سے موت کا واقع ہو جانا۔ استعمال شدہ سرنج کے استعمال سے ایڈز، Hepatitis جیسی بیماریوں کا لاحق ہو جانا۔

قانونی حیثیت:

ہیروئن کے بداثرات مارفین کی نسبت کئی گنا زیادہ ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مارفین کا استعمال ادویات اور علاج میں مشروط طور پر جائز ہے۔ مگر ہیروئن کے شدید بداثرات کی وجہ سے اس پر مکمل طور پر پابندی ہے اور اس کا استعمال قطعاً ممنوع ہے۔ ہیروئن پر ملکیت، قبضہ، اس کا استعمال، اس کی فروخت اور اس کی نقل وحمل کرنے والے کو جرمانہ یا سزا اور بعض صورتوں میں دونوں بھی ہو سکتے ہیں۔

ہیروئن چھوڑنے کے بعد کے اثرات

پریشانی اور گھبراہٹ، اسہال، رونا، جمائیاں لینا، رعشہ یا لرزہ، ناک بہنا، جسم درد، پیٹ درد یا اینٹھن، نشہ کی شدید خواہش وغیرہ ہیروئن ترک کرنے کے 24 گھنٹے بعد اثرات ظاہر ہونا شروع ہو جاتے ہیں اور سات سے دس دن تک رہتے ہیں۔

لیکن اس کے بعد نشہ چھوڑنے والے کی صحت بہتر ہونے لگتی ہے اور وہ روزمرہ سرگرمیوں سے لطف اندوز ہونے کے قابل ہو جاتا ہے۔

(3) Cannabis سے تیار کردہ نشہ آور اشیاء

چرس

دوسرے نام:

سوٹا، جوڑا، پکا، گروا، جلیبی، سٹف، لال پتا، درویشی تحفہ، پرما، فقیری دھواں، شامہ، روا، واری

ماخذ:

بھنگ کے پودے کینابس سٹائیوا Cannabis Sativa سے حاصل ہوتی ہے۔

کاشت:

یہ ہمارے ملک کے تمام علاقوں میں کاشت ہوتی ہے۔ افشائے راز سے بچنے کے لئے اسے دوسرے پودوں کے ساتھ بھی اگایا جاتا ہے۔ پاکستان میں لاکھوں افراد چرس پیتے ہیں اور اس کا استعمال ہر طبقے میں عام ہے۔ چرس کو عموماً سگریٹ بنانے والے کاغذ میں اس طرح لپیٹ لیا جاتا ہے کہ شکل ایک پتلے سگریٹ سے مشابہ ہو جاتی ہے۔ جب چرس کا سگریٹ چھوٹا رہ جاتا ہے تو انگلیوں کو جلنے سے بچانے کے لئے اسے کلپ کی مدد سے پکڑا جاتا ہے۔ کبھی چرس کو پاؤڈر کی شکل میں کھانے پر چھڑکا جاتا ہے اور کبھی کیک بنانے میں استعمال کیا جاتا ہے۔

چرس کا آغاز کیسے ہوتا ہے؟

نوجوان تجسس اور مہم جوئی کی بنا پر چرس کی دنیا میں قدم رکھتے ہیں۔ حلقہ یاراں اور ماحول کا دباؤ ''ناں'' کہنے والوں کو ''ہاں'' کہنے پر مجبور کر دیتا ہے۔ بعض لوگ بوریت دور کرنے اکیلے بھی اس کا استعمال کرتے ہیں۔

عادت:

ایک مرتبہ چرس کے استعمال سے خوشگوار کیفیت حاصل ہو جائے تو عادی شخص کسی بھی غم کو غلط کرنے کے لئے چرس کی جانب ہی رخ کرتا ہے۔ کیونکہ اس سے پیدا ہونے والے عالم مدہوشی میں تمام مسائل کو آسانی سے بھلایا جا سکتا ہے۔ جب نشہ اترتا ہے تو بھی مسائل جوں کے توں موجود ہوتے ہیں۔ ایسے شخص کے پاس اب دو ہی راستے رہ جاتے ہیں۔ یا تو یہ مسائل حل کرے یا پھر دوبارہ ٹن ہو جائے، اگر خود اسے اختیار دیا جائے تو وہ عموماً دوسرا راستہ اختیار کرتا ہے کیونکہ یہ آسان ہوتا ہے۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ چرس کی طلب مزید بڑھتی چلی جاتی ہے۔ اگر چرس ان پریشانیوں کو ختم کرنے میں ناکام ہو جائے تو اس کے بعد زیادہ تیز نشہ کی تلاش شروع ہو جاتی ہے۔

چرس میں موجود کیمیکلز:

چرس میں 421 کیمیکلز پائے جاتے ہیں لیکن اصل کیمیکل جس کی خاطر لوگ چرس پیتے ہیں، ٹی ایچ سی کہلاتا ہے۔ یہ مفروضہ عام ہے کہ چرس بےضرر نشہ ہے۔ دراصل یہ غلط فہمی 60ء کے لگ بھگ پروان چڑھی۔ ان دنوں چرس کی ایک ایسی قسم میسر تھی جس میں THC کا عنصر 0.5 % سے بھی کم تھا۔ 80 اور 90ء کی دہائیوں میں چرس ایک بہت ظالم نشہ کی شکل اختیار کر گئی۔ اس کی بہت سی اقسام میں THC کا عنصر 50% سے بھی زیادہ ہے جو اسے 1960ء کے مقابلے میں 100 گنا طاقتور بناتا ہے۔

چرس کے عادی افراد میں نقصانات:

چرس کا زہریلا کیمیکل THC دماغ کی سطح پر جم جاتا ہے۔ سیکھنے کی صلاحیت متاثر ہو جاتی ہے۔ بولتے بولتے درمیان میں بھول جاتے ہیں کہ وہ کیا کہہ رہے تھے۔ یادداشت کو بری طرح متاثر کرتی ہے۔ ردعمل کا وقت مختصر ہو جاتا ہے۔ شخصیت میں لاتعلقی، سستی، تعصب وخفگی نظر آتی ہے، تمام رات جاگتے رہنا اور سارا دن سونا۔ کپڑوں کے سٹائل اور بودوباش سے لاپرواہی۔ مردانہ ہارمونز کی کمی۔ عورتوں میں دوران حمل استعمال سے بچوں میں پیدائشی نقائص۔ بصارت اور سماعت متاثر کرنے کے علاوہ گلے میں شدید خراش، سانس کی تکلیف، دمہ اور آواز کا بھاری پن۔ جسم کا مدافعتی نظام تباہ کر کے انفیکشن کی راہ ہموار کرتی ہے۔ چرس کے استعمال کے نتیجہ میں غصہ اور پاگل پن کا پیدا ہونا۔ چرس دوسرے نشوں کی راہ ہموار کرتی ہے۔

حشیش

حشیش بھی بھنگ کے پودے (کینا بس سٹائیوا) Cannabis Sativa سے اخذ کردہ بہت قوی الاثر مرکب ہے۔ اس میں THC کا عنصر چرس سے دس گنا زیادہ ہوتا ہے۔ اس لئے اس کا نشہ بھی چرس کی نسبت زیادہ ہوتا ہے اور عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ چرس زیادہ استعمال کی گئی ہے۔ حشیش چرس کی طرح عام نہیں۔ یہ ٹھوس یا Paste کی شکل میں ہوتی ہے۔ رنگ عموماً براؤن یا سبز، زرد یا کالا ہوتا ہے۔ اس کا تیل پودے کو گلانے، ابالنے اور نتھارنے سے حاصل ہوتا ہے۔ جو عام چرس سے سو گنا زیادہ طاقتور اور زوداثر ہو سکتا ہے۔ حشیش کے تیل کے دو قطرے بھی شدید نشے کا باعث بن سکتے ہیں۔ پائپ کی مدد سے پھونک کر یا کھانوں پر چھڑک کر بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

میری جوآنا Marijuana

اسے میری جین بھی کہا جاتا ہے۔

بداثرات:

یعنی قریبی واقعات کو ذہن نشین رکھنے کی قوت متاثر ہو جاتی ہے، Learning یعنی تحصیل علم یا سیکھنے کی صلاحیت میں کمی، توجہ مرکوز کرنا اور مختلف افعال کا باہمی ربط قائم کرنا مشکل ہو جاتا ہے، دل

کی دھڑکن اور پھیپھڑوں کو نقصان پہنچتا ہے، پاگل پن ہونے کے خدشات بڑھ جاتے ہیں۔

Coca Leaf (4) سے
تیار کردہ نشہ آور اشیاء

کوکین Cocaine

اسے Coca Leaf سے اخذ کیا جاتا ہے۔ کوکین سفید پاؤڈر کی شکل میں اور Rock form میں جسے crack کہا جاتا ہے دستیاب ہوتی ہے۔ اس کے نشے کے عادی افراد پانی میں حل کر کے بذریعہ انجکشن اسے جسم میں داخل کرتے ہیں یا Crack کو گرم کر کے اس کے بخارات کو ناک کے ذریعہ اندر کھینچتے ہیں۔

بداثرات:

دل کا عارضہ (Coronary Artery Spasm جو ہارٹ اٹیک کا باعث بن سکتا ہے)، بلڈ پریشر میں کمی۔ شدید بخار، گردوں کی خرابی۔

(5) تمباکو

سگریٹ، بیڑی، حقہ، شیشہ، سگار، پائپ، پان پراگ، سٹی، مین پوری، ماوا، نسوار، گٹکا، تمباکو نوشی کی مختلف شکلیں ہیں۔ دنیا میں قریباً 1.3 ارب افراد تمباکو نوش ہیں اور پاکستان میں 65 تا 75 فیصد آبادی کسی نہ کسی صورت تمباکو نوشی کرتی ہی ہے۔

تمباکو نوشی سے ہر سال 50 لاکھ اموات واقع ہوتی ہیں۔ جبکہ بیسویں صدی میں دس کروڑ افراد لقمہ اجل بن چکے ہیں۔ دوسروں کی تمباکو نوشی کے دھوئیں سے ہر سال 6 لاکھ افراد موت کے منہ میں چلے جاتے ہیں۔ تمباکو نوشی دل کے امراض اور فالج کے علاوہ 18 اقسام کے کینسرز کا بھی سبب ہے۔

ٹوبیکو کنٹرول سروے کے مطابق

تمباکو نوشی سے روزانہ 274 افراد موت کے منہ میں چلے جاتے ہیں۔

پاکستان میں تمباکو نوشی کی وجہ سے قریباً 5000 افراد روزانہ ہسپتالوں میں داخل ہوتے ہیں۔ 6 تا 15 برس کی عمر کے 1200 بچے پاکستان میں روزانہ تمباکو نوشی کا آغاز کر رہے ہیں۔

نسوار

نسوار تمباکو سے تیار کی جانے والی ایک نشہ آور چیز ہے جسے تمباکو، چونا اور لکڑی کی راکھ کو ملا کر بنایا جاتا ہے۔ رنگ عموماً سبز یا کالا ہوتا ہے۔ خشک کئے ہوئے تمباکو میں چونا، درختوں کی چھال کی راکھ، فلیور اور مختلف رنگوں کو ملا کر پانی شامل کیا جاتا ہے اور اس طرح تیار ہونے والے مکسچر کو چھوٹی چھوٹی گیند نما صورت میں بنا لیا جاتا ہے۔

نسوار کا زیادہ استعمال پاکستان میں پختون طبقہ کرتا ہے۔ لیکن دیگر علاقوں، پنجاب، سندھ اور بلوچستان میں بھی اسے کثیر مقدار میں استعمال کیا جا رہا ہے۔ اسے منہ میں رکھا جاتا ہے۔ کبھی زبان کے نیچے اور کبھی ہونٹوں کی اندر والی طرف، لیکن اسے کھایا نہیں جاتا کیونکہ چبانے پر یہ بہت برا ذائقہ دیتی ہے۔ لوگ گھنٹوں اسے منہ میں رکھتے ہیں۔ اس کو چوس چوس کر اس کا رس نگل لیا جاتا ہے، پھر اُسے نگل لیا جاتا ہے۔ پوری طرح رس نکل جانے کے بعد اسے منہ سے نکال کر پھینک دیا جاتا ہے۔

بداثرات:

تمباکو کے بداثرات کے علاوہ خاص طور پر منہ اور گلے کا کینسر

گٹکا

گٹکا، تمباکو، کتھہ اور چونا کا مرکب ہے۔ وزن بڑھانے کے لیے اس میں ملتانی مٹی اور کلف پاؤڈر ڈال دیا جاتا ہے اور نہایت گندی جگہوں پر تیار کیا جاتا ہے۔ نہایت گھٹیا قسم کے preservatives ڈالے جانے کی وجہ سے یہ بہت جلدی خراب ہو جانے والی چیز ہے۔

گٹکا کھانے والوں کی تعداد کا اندازہ 20 لاکھ کے قریب ہے۔ یہاں روزانہ قریباً 3 کروڑ روپے کا گٹکا کھایا جاتا ہے۔ کراچی میں گٹکے کی کم از کم 40 بڑی فیکٹریاں ہیں جن میں روزانہ ایک لاکھ سے دو لاکھ پڑیاں تیار کی جاتی ہیں۔ تمباکو کے بداثرات کے ساتھ ساتھ گٹکا کھانے والے کا سب سے پہلے منہ متاثر ہوتا ہے۔ کیونکہ اس کا زیادہ استعمال منہ کے نرم گوشت کو سخت کر دیتا ہے۔ جس کے سبب منہ کھولنا مشکل ہو جاتا ہے۔ نیز چونے کا مسلسل استعمال منہ کی جلد کو پھاڑ کر چھالا بنا دیتا ہے اور یہی منہ کا السر ہے۔ یہی السر آگے چل کر کینسر کی شکل اختیار کر سکتا ہے۔

شیشہ

شیشہ سے مراد ایسا مخصوص جدید حقہ ہے جس میں تمباکو کے ساتھ مختلف فلیورز (Flavours) استعمال کئے جاتے ہیں۔ ستر فیصد نوجوان اس قباحت کے استعمال سے ہونے والے نقصان سے آگاہ نہیں جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ نشہ نہیں فیشن ہے وہ احمقوں کی جنت میں رہتے ہیں۔ شیشہ کے ذریعہ تمباکو کا استعمال اس کے مضر اثرات کو کئی گنا بڑھا دیتا ہے۔ حالیہ ریسرچ کے مطابق ہربل یا فلیور والے تمباکو کا دھواں خارج ہونے سے کاربن مونو آکسائیڈ بڑھ جاتی ہے جو برین ڈیمیج (Brain Damage) اور بے ہوشی کی جانب لے جا سکتی ہے۔

WHO کی ایک رپورٹ کے مطابق ایک بار شیشہ کے استعمال سے جسم میں داخل ہونے والی نکوٹین تقریباً سگریٹ کی ایک یا ایک سے زیادہ ڈبیوں کے استعمال کے نتیجہ میں حاصل ہونے والی نکوٹین کے برابر ہے۔ لہٰذا شیشہ انتہائی تباہ کن ہے۔ تمباکو اور نکوٹین کے تمام زہریلے اور کینسر پیدا کرنے والے اثرات کے علاوہ چونکہ اس کا ماؤتھ پیس مختلف لوگ استعمال کرتے ہیں اس لئے اس طرح ٹی بی اور ہیپا ٹائٹس جیسے موذی امراض پھیلنے کا خطرہ بھی بڑھ جاتا ہے۔ آج کل بڑے شہروں میں تو اس کے کلب، کیفے اور شیشہ گھر بنے ہوئے ہیں جہاں نوجوان بھاری رقوم خرچ کر کے اس کا نشہ کرتے ہیں۔ نئے اور پرانے کئی ہوٹلوں میں شیشے کو اس طرح متعارف کروایا گیا ہے کہ کھانے کے کسی مخصوص مہنگے آرڈر پر شیشہ فری پیش کیا جاتا ہے۔ اس کی دلکشی نوجوانوں کو اس کے نشہ میں گرفتار کر لیتی ہے۔ جس کے نتیجہ میں معاشرے میں کئی دیگر بیماریاں اور برائیاں بھی جنم لے رہی ہیں۔

بداثرات:

جسمانی افعال میں سستی اور کمزوری، جسمانی کنٹرول کا متاثر ہونا قوت سماعت کی کمزوری مستقل خاتمہ، عضلات میں کھچاؤ، کینسر، دماغ، ہڈیوں، جگر اور گردوں کا متاثر ہونا، دل کا عارضہ

(6) سکون آور نشہ آور ادویات

سکون آور ادویات (Anxiolytics)

مثلاً Valium، Ativan، Xanax، Lexotanil وغیرہ

دافع درد ادویات (Analgesics):

Buprenorphine, Pethidine, Morphine, Codeine.

مثلاً Buperon, Temgesic

بے ہوشی میں استعمال کی جانے والی ادویات (Anaesthetics):

Ketamine، Propofol، Ephedrine وغیرہ

زکام کھانسی کے لئے استعمال کی جانے والی ادویات:

Phenergan، Phensedyl وغیرہ

(7) دیگر نشہ آور اشیاء

Inhalants

1998ء کے ایک سروے کے مطابق قریباً 1.1% نوجوان اس کا استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً صمد بونڈ، پینٹ تھنرز، گلیو (Glue)، نیل پالش ریموور وغیرہ

گھروں میں روزمرہ استعمال کی جانے والی مندرجہ بالا بہت سی کیمیائی اشیاء کے اندر ایسے Volitalie substances موجود ہوتے ہیں جن کو سونگھنا کچھ وقت کے لئے نشہ کی کیفیت پیدا کرنے کا موجب ہو سکتا ہے لیکن انسانی جسم کے لیے یہ نہایت ہی مضر صحت ہیں۔ دل، پھیپھڑوں، گردوں، دماغ سبھی کو نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ ایک بالکل صحت مند شخص بھی اگر ایک ہی نشست میں لمبے سانس لے کر ایسے بخارات کو جسم کے اندر داخل کرے تو چند منٹوں کے اندر دل کی تکلیف یا موت تک لاحق ہو سکتی ہے۔

نشہ آور اشیاء کے جسمانی، اخلاقی، معاشی، معاشرتی اور دیگر بے شمار قسم کے نقصانات کی بنا پر حضرت مسیح موعود کا درج ذیل ارشاد ہر وقت ہمارے پیش نظر رہنا چاہیے:

”تم ہر ایک بے اعتدالی کو چھوڑ دو ہر ایک نشہ کی چیز کو ترک کرو انسان کو تباہ کرنے والی صرف شراب ہی نہیں بلکہ افیون، گانجا، چرس، بھنگ، تاڑی اور ہر ایک نشہ جو ہمیشہ کے لئے عادت کر لیا جاتا ہے وہ دماغ کو خراب کرتا اور آخر ہلاک کرتا ہے سو تم اس سے بچو۔ ہم نہیں سمجھ سکتے کہ تم کیوں ان چیزوں کو استعمال کرتے ہو جن کی شامت سے ہر ایک سال ہزارہا تمہارے جیسے نشہ کے عادی اس دنیا سے کوچ کرتے جاتے ہیں۔“

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 70، 71)

یہ چہرہ ہرگز جھوٹوں کا نہیں ہوسکتا

حضرت میاں چراغ دین صاحب بیان کرتے ہیں کہ حکیم احمد دین صاحب جب حضور کی ملاقات کے لئے لاہور جانے لگے۔ ان کے کہنے پر میں بھی حضور کو دیکھنے کے لئے ساتھ چل پڑا مگر بیعت کا ہرگز کوئی ارادہ نہیں تھا جب خواجہ کمال الدین صاحب کے مکان پر پہنچے تو معلوم ہوا کہ حضرت صاحب کی طبیعت علیل ہے مخلوق بے شمار تھی حضور کی خدمت میں کسی نے عرض کیا کہ ہجوم بہت زیادہ ہے حضور کی زیارت کرنا چاہتا ہے حضور نے باری سے (یعنی کھڑکی سے) سر نکالا میں نے اندازہ لگایا کہ یہ چہرہ ہرگز جھوٹوں کا نہیں ہوسکتا، چنانچہ میں نے بیعت کر لی۔

(رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ جلد 9 صفحہ 336 روایت حضرت میاں چراغ دین صاحب)

مکرم شکیل احمد طاہر صاحب

مکرم ناصر احمد ظفر صاحب کا ذکر خیر

مکرم ناصر احمد ظفر صاحب حضرت مولانا ظفر محمد ظفر صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ کے فرزند تھے۔ حضرت مولانا صاحب کو خاکسار نے بچپن میں دیکھا آپ درس قرآن کریم ہمارے گاؤں کی بیت الذکر میں دیتے تھے آپ کا درس اس انداز کا تھا کہ دل میں اُترتا جاتا تھا اور آپ کی تلاوت بھی دلکش اور دل میں اُترنے والی ہوتی تھی۔

آپ کے دادا حضرت حافظ فتح محمد خان صاحب مندرانی نے اپنی سعید فطرت کی وجہ سے امام الزمان کی خبر پاکر چند دوستوں کے ساتھ بستی مندرانی ضلع ڈیرہ غازیخان سے پیدل جاکر بیعت کا شرف حاصل کیا۔ مکرم ناصر احمد ظفر صاحب چونکہ خاکسار کے والد کے بہت اچھے دوست تھے اس لئے ان کو دیکھنے کا بہت قریب سے موقع ملا۔ آپ بہت زیرک اور ذہین اور ٹھنڈی طبیعت والے انسان تھے۔

آپ بہت ہمدرد نیک دل جماعت اور خلافت سے والہانہ عشق رکھنے والے تھے۔ علاقے کے سرکردہ لوگوں سے آپ کا گہرا تعلق تھا۔

جماعت کے ایک بزرگ مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب (سابق کارکن دفتر انصاراللہ) نے بتایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے مجھے فرمایا کہ کوئی ایسا آدمی تلاش کریں جو کہ ربوہ کے اردگرد کے حالات سے واقفیت رکھتا ہو اور سیاسی سرکردہ لوگوں سے بھی میل ملاپ رکھنے والا ہو۔ تو چوہدری محمد ابراہیم صاحب نے مکرم ناصر ظفر صاحب کا نام پیش کیا اس طرح آپ کا تعارف حضور کے ساتھ ہوا۔ اس کے بعد ایک گہرا تعلق آپ کا خلافت کے ساتھ پیدا ہوا۔ اور پھر یہ تعلق حضور کے ساتھ مضبوط ہوتا گیا اور حضور اردگرد کے ماحول کے متعلق آپ سے مشورہ لیتے رہے۔ یہ سلسلہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع اور ہمارے موجودہ امام جو اس وقت ناظر اعلیٰ تھے ان کے ساتھ بھی جاری رہا۔

آپ کی سب سے بڑی خوبی جو خاکسار نے مشاہدہ کی وہ آپ کا صبر اور حوصلہ اور حد سے زیادہ ٹھنڈے دماغ کے انسان تھے۔ کبھی غصہ میں نہ آتے۔ بلکہ دوسروں کا غصہ بھی آنافاناً ٹھنڈا کردیتے۔

سیاسی سرکردہ لوگوں کے ساتھ آپ کا نصیحت کا انداز بہت شگفتہ اور مزاح پر مشتمل ہوتا تھا۔ اکثر کوئی نہ کوئی مزاح کا واقعہ سنا کر بات کرتے۔

آپ ایک لمبا عرصہ جماعت احمد نگر کے صدر رہے۔ آپ کے دور صدارت میں جماعت اور غیر از جماعت کے لوگوں میں بہترین بھائی چارے کا ماحول قائم تھا۔ اگر کبھی کوئی جھگڑا ہوتا تو دونوں اطراف کے لوگ آپ کو منصف بناتے تھے۔ ایک دفعہ ہمارے گاؤں احمد نگر میں تحصیل دار نے جماعت کے خلاف جلسہ کروانا چاہا جس سے لڑائی کا خطرہ بھی تھا۔ آپ اس تحصیل دار کے پاس گئے اور اسے کہا کہ تحصیلدار صاحب آپ تو سرکاری ملازم ہیں اور سرکاری ملازم کا کام نہیں کہ ایسے جلسے کروائے جس میں لڑائی کا خطرہ ہو اور خدانخواستہ آپ کے لئے کوئی مصیبت کھڑی ہو جائے چنانچہ تحصیلدار نے آپ کی بات سن کر وہ جلسہ ملتوی کرادیا۔

آپ نہایت سادگی پسند انسان تھے ہر وقت سفید لباس زیب تن کئے ہوئے مسکراتے چہرے کے ساتھ نظر آتے تھے۔ لڑائی جھگڑوں کے معاملات کو بہت جلد ٹھنڈا کردیتے۔ لڑنے والے دونوں فریق آپ کو اپنا محسن خیال کرتے تھے۔ چنانچہ آپ ملازمت کے دوران جہاں جہاں بھی رہے وہاں کے لوگ عزت کرتے تھے۔

آپ کی ایک بہت بڑی خوبی یہ بھی تھی کہ جب بھی آپ کسی سے ملتے تو اس شخص کے خاندان کی اچھی باتیں اس کو بتاتے بلکہ اگر پاس کچھ لوگ بیٹھے ہوتے تو ان سب کو اس آدمی یا اس کے خاندان کی خوبیاں بتاتے تھے کہ اس خاندان کی یہ خوبی ہے اور یہ احسان ہے۔ کبھی کسی کی کمزوری دوسرے کے سامنے نہ رکھتے تھے۔

آپ کے پاس جب بھی کوئی شخص مشورہ یا کسی مدد کے لئے آیا تو آپ نے کبھی انکار نہیں کیا حتی المقدور اس کا ساتھ دیتے اور ہمیشہ مخلصانہ مشورہ دیتے تھے۔ خاکسار کو جب بھی کوئی مشورہ کا موقعہ ملا تو نہایت معقول مشورہ دیا۔

احمد نگر میں چونکہ سیلاب بھی آجایا کرتے تھے ان دنوں میں آپ ان تھک محنت کر کے لوگوں کو پانی سے نکالتے اور ہر دم لوگوں کی مدد کے لئے تیار رہتے اور باقاعدہ اس کام کے لئے آپ نے ایک ٹیم تیار کر رکھی تھی جو تیراک بھی تھی اور جوش جذبہ رکھنے والی تھی۔ اس ٹیم کے ساتھ آپ سیلاب کے دنوں میں بھرپور لوگوں کی مدد کرتے اور ان کے لئے کھانا وغیرہ اور رہائش کا انتظام کرتے تھے۔

جبکہ آپ احمد نگر کی جماعت کے صدر تھے آپ اکثر مختلف قسم کے جماعتی فنکشنز رکھتے اور پھر مرکز سے بزرگوں کو بلوا کر خطاب کرواتے۔ جس کی وجہ سے جماعت میں بہت اخلاص پیدا ہوتا تھا اور افراد جماعت ہر قسم کی خدمت کے لئے تیار رہتے تھے۔

ایک نمایاں وصف جس کا مشاہدہ خاکسار نے کیا وہ یہ تھا کہ مرکز کے ہر عہدہ دار کے ساتھ آپ کا ذاتی تعلق تھا۔ جماعت کے بزرگوں کا احترام آپ میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ خود بھی ان کی عزت کرتے اور دوسروں سے بھی کرواتے تھے۔

ہر شخص جس کے ساتھ بھی آپ کا تعلق تھا آپ کو اپنا محسن خیال کرتا تھا خاکسار کی ملاقات جب بھی آپ سے ہوئی تو گھریلو حالات دریافت فرماتے اور نہایت قیمتی مشورہ سے نوازتے اور دعائیں دیتے ہوئے رخصت کرتے تھے۔

ایک بار ہمارے خاندان میں ایک خطرناک لڑائی چھڑ گئی جس میں دونوں اطراف سے تمام لوگ لہولہان تھے اور ایک دوسرے کو مارنے پر تلے ہوئے تھے اور کسی طرح بھی لڑائی ختم کرنے کو تیار نہ تھے۔ مکرم ناصر ظفر صاحب اس وقت صدر جماعت تھے آپ نے بڑی تگ ودو سے اس لڑائی کو حکمت کے ساتھ ختم کروا دیا اور معاملات کو پولیس میں بھی نہ جانے دیا اور بعد میں صلح بھی کروا دی۔ آپ کی ذہانت اور معاملہ فہمی کا اقرار ہر شخص نے کیا جو آپ کو جانتا تھا۔

خاکسار کے والد صاحب کی وفات پر آپ نے بہت ہی خوبصورت مضمون روزنامہ الفضل میں تحریر کیا جو ہمارے لئے بہت ہی حوصلے اور ڈھارس کا باعث بنا۔

جماعت کے مخالفین آپ سے اتنے مرعوب تھے کہ ایک بار جماعت کے مخالفین نے آپ کے بڑے بیٹے پر جھوٹا الزام لگا دیا یہ بات مخالفین نے DSP اور SP تک بھی پہنچا دی چنانچہ اس وقت کے تھانہ لالیاں کا SHO آپ کے دروازے پر آ گیا اور اس طرح گاؤں میں شور پڑ گیا۔

آپ نے بڑے تحمل کے ساتھ پولیس افسر کو کہا کہ میرا بیٹا کمرے میں بند ہے اور یہ میرے پاس کمرے کی چابی ہے آپ انہی لوگوں سے انکوائری کروائیں پھر آپ خود فیصلہ کریں اگر میرا بیٹا قصوروار ہے تو یہ چابی لے لیں اور جو مرضی سزا میرے بیٹے کو دے دیں۔

یہ بات سن کر جماعت کے مخالفین دنگ رہ گئے اور سوچنے لگے کہ اب ہم کس طرح ثابت کریں کہ ان کا بیٹا قصوروار ہے۔ احمد نگر امام بارگاہ میں بہت بڑا مخالفین کا اکٹھ ہوا پولیس بھی وہاں موجود تھی لیکن مخالفین آپ کے بیٹے پر الزام ثابت نہ کرسکے۔ اور کہنے لگے ہم کون سا موقع پر موجود تھے جس پر ایس ایچ او نے بڑی سختی سے مخالفین کو مخاطب ہو کر کہا کہ پھر آپ لوگ SP کے پاس جھوٹی شکایت کیوں لے کر گئے تھے۔ چنانچہ وہ سب لوگ بہت شرمندہ ہو کر واپس چلے گئے۔

اب آپ کی عاجزی دیکھیں کہ آپ نے اپنے اسی بیٹے کو کمرے سے باہر نکال کر کہا کہ تم یہاں سے فلاں جگہ چلے جاؤ اور ایک مہینہ گاؤں میں نہیں آنا تاکہ مخالف لوگ یہ نہ سمجھیں کہ انہوں نے کسی قسم کے تکبر کا اظہار کیا ہے۔ آپ ہمیشہ وہ کام کرتے جو سلسلہ کے لئے مفید ہو۔ خاکسار نے اس بات کا مشاہدہ بھی کیا کہ آپ اکثر نمازیں بیت مبارک میں ادا کرتے تھے۔

اپنی اولاد کو بھی ایک شفیق باپ کی طرح پالا اور تمام رشتہ داروں کے ساتھ بھی ہمیشہ ہمدردانہ سلوک رکھا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ کروٹ کروٹ آپ کو جنت نصیب فرمائے اور ان کی نیکیوں کا بہترین اجر آپ کو عطا فرمائے۔ آپ کی اولاد کو بھی یہ صفات اپنے اندر پیدا کرنے کی توفیق دے۔ آمین

ربڑ کی الرجی سے بچیے

ربڑ سے روزمرہ کی بے شمار اشیاء تیار ہوتی ہیں۔ اس کا ذریعہ ایک خاص درخت ہوتا ہے جو مشرق بعید کے ملکوں میں باقاعدگی سے کاشت کیا جاتا ہے۔ اس کے تنے سے نکلنے والے سفید رنگ کی گاڑھی رطوبت ہی ربڑ ہوتی ہے جسے انگریزی میں LATEX کہتے ہیں۔

ربڑ سے بھاری بھرکم ٹائروں کے علاوہ ہلکے پھلکے رنگ برنگے غبارے، دستانے، جوتے، گیندیں وغیرہ تیار ہوتے ہیں۔ میڈیسن ڈائجسٹ کے مطابق اتنی مفید اور عام اشیا سے الرجی یا حساسیت کی شکایت بھی ہوسکتی ہے۔ ربڑ کی اشیا کے استعمال میں اضافے کے ساتھ ساتھ اس کی الرجی کی شکایت بھی بڑھتی جارہی ہے۔

ربڑ کی الرجی کی عام علامات ہیں: ناک بند، کھانسی، سرخ دھبے، کھجلی، آنکھوں سے پانی کا اخراج اور سانس لینے میں مشکل۔

اس الرجی کی سخت شکایت میں ربڑ کو چھوتے ہی سانس کی نالی کی بندش، ہائی بلڈ پریشر میں فوری ہونے والی خطرناک کمی اور بیشی ہو جاتی ہے، اس کے علاوہ سینے میں خرخراہٹ، زبان کی لڑکھڑاہٹ، تیز اور کمزور نبض، جلد کی رنگت کا نیلا ہو جانا خاص طور پر نیلے ہونٹ اور ناخن، اسہال، متلی اور قے کی شکایت بھی لاحق ہوسکتی ہے۔

ربڑ کے سونگھنے سے بھی یا اس کے ذرات کے سانس کے ساتھ پھیپھڑوں میں چلے جانے سے بھی الرجی ہوسکتی ہے۔ اس الرجی سے تحفظ کی بہترین تدبیر یہ ہے کہ اس سے حساس افراد بالخصوص بچوں کو ربڑ کی بنی اشیا کے استعمال میں احتیاط سے کام لینے کی ہدایت کریں۔

(ہمدرد صحت، دسمبر 2009ء)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

مثالی وقارِ عمل

(مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ)

❁ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد ’’اب اگر جلسے نہیں ہوتے تو یہ مطلب نہیں کہ ربوہ صاف نہ ہو‘‘ کے مطابق جلسہ سالانہ ربوہ کی یاد میں مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کو ربوہ بھر میں مورخہ 13 دسمبر 2013ء کو مثالی وقارِ عمل کرنے کی توفیق ملی۔ اس وقارِ عمل میں محلّہ جات، سڑکوں اور گھروں کے سامنے صفائی کی گئی۔

اس وقارِ عمل میں ربوہ کے 75 محلّہ جات میں ان کی تجنید کے 63 فیصد (6 ہزار 410) خدام اور 83 فیصد (2 ہزار 833) اطفال نے بھرپور شرکت کی۔ اس وقارِ عمل میں پوزیشنز حاصل کرنے والے محلّہ جات کو انعامات بھی دیئے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔

اعلان دارالقضاء

(مکرم ارشاد اللہ تارڑ صاحب
ترکہ مکرم سردار خان صاحب)

❁ مکرم ارشاد اللہ تارڑ صاحب نے درخواست دی ہے کہ خاکسار کے والد محترم سردار خان صاحب وفات پاچکے ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 18 بلاک نمبر 20 محلّہ دارالرحمت برقبہ 2 کنال 10 مربع فٹ میں سے 17 مرلہ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ یہ حصہ خاکسار اور خاکسار کے بھائی مکرم امداد اللہ تارڑ صاحب کے نام منتقل کر دیا جائے۔ مکرمہ مسعودہ بیگم صاحبہ اور ارشاد بیگم صاحبہ ہم دونوں بھائیوں کے حق میں دستبردار ہوگئی ہیں۔

تفصیل ورثاء:

1۔ مکرم ارشاد اللہ تارڑ صاحب۔ بیٹا
2۔ مکرم امداد اللہ تارڑ صاحب۔ بیٹا
3۔ مکرمہ مسعودہ بیگم صاحبہ۔ بیٹی
4۔ مکرمہ ارشاد بیگم صاحبہ۔ بیٹی

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس (30) یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع فرمائیں۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

سانحہ ارتحال

❁ مکرم حفیظ الرحمٰن صاحب کارکن نظارت مال آمد ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی ہمشیرہ محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ مکرم محمد احمد تنویر صاحب آف پشاور حال نصیر آباد سلطان ربوہ مورخہ 14 دسمبر 2013ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ وفات کے وقت ان کی عمر تقریباً 55 سال تھی۔ اسی روز رات آٹھ بجے مکرم میر عبدالباسط صاحب نائب ناظر دعوت الی اللہ نے نصیر آباد سلطان میں نماز جنازہ پڑھائی اور قبرستان عام میں تدفین کے بعد دعا بھی مکرم میر صاحب نے ہی کرائی۔ مرحومہ نے پسماندگان میں خاوند کے علاوہ چار بیٹے مکرم محمد بشیر محمود صاحب راولپنڈی، مکرم حامد اللہ احمد صاحب پشاور، مکرم عدیل محمود صاحب یوکے اور مکرم نوید احمد متعلم کوہاٹ یونیورسٹی یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحومہ نیک، نماز روزے کی پابند، تہجد گزار اور خلافت احمدیہ سے بے پناہ محبت اور عشق رکھنے والی تھیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

❁ مکرم رانا سلطان احمد خان صاحب مینیجر ماہنامہ خالد و تشحیذ الاذہان ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم نعیم احمد صاحب کارکن شعبہ مال خدام الاحمدیہ پاکستان گزشتہ دنوں کام کرتے ہوئے گر گئے تھے جس کی وجہ سے ان کے بائیں بازو کی ہڈی فریکچر ہوگئی۔ مورخہ 22 دسمبر 2013ء کو فضل عمر ہسپتال میں آپریشن کر کے راڈ ڈال دیا گیا ہے۔ موصوف کی یہ بازو پہلے بھی ٹوٹ چکی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

☆......☆......☆

عطیہ خون خدمت خلق ہے

نکاح فارم ایک اہم دستاویز ہے

(اس کو انتہائی احتیاط سے پُر کریں)

❁ نکاح فارم نہایت اہم دستاویز ہے۔ اس کو انتہائی احتیاط سے پُر کرنا چاہئے۔ کسی سرکاری دفتر میں ایسا کام ہو جہاں ازدواجی حیثیت کو ظاہر کرنا ہو جیسے شناختی کارڈ بنواتے ہوئے یا کسی ایمبیسی کا کیس ہو اسی نکاح فارم کی ضرورت پڑتی ہے۔ جہاں اس کی اہمیت بہت زیادہ ہوگئی ہے وہاں ہمارا بھی فرض ہے کہ ہم پوری ذمہ داری کے ساتھ اس کو پُر کریں۔ اگر نکاح فارم پُر کرتے ہوئے درج ذیل باتوں کا خیال رکھا جائے تو بہت سے مسائل خودبخود حل ہو جاتے ہیں۔

(1) ہدایات کا وہ صفحہ جو ہر نکاح فارم کی کاپی کے ساتھ لگا ہوتا ہے اچھی طرح پڑھ لیا جائے اور اس میں لکھی ہوئی ہدایات کے مطابق فارم پُر کیا جائے تو کئی قسم کی دقتوں سے بچا جا سکتا ہے۔

(2) لڑکے اور لڑکی کا نام لکھتے ہوئے تمام کوائف (نام / ولدیت / تاریخ پیدائش وغیرہ) برتھ سرٹیفیکیٹ / شناختی کارڈ اور پاسپورٹ کے مطابق لکھے جائیں۔ خاص طور پر نام درست لکھا جائے۔

(3) تاریخ پیدائش لکھتے ہوئے سرکاری کاغذات کو مدنظر رکھا جائے۔ جس کاغذ کی بنیاد پر آپ نے اپنے تمام سرکاری کاغذات تیار کئے ہیں یا کروانے ہیں اسی کے مطابق نکاح فارموں پر تاریخ پیدائش لکھی جائے۔

(4) تحریر صاف اور خوشخط ہو۔ کالی سیاہی استعمال کی جائے۔ کٹنگ نہ کی جائے اور نہ ہی بلینکو وغیرہ یا مٹانے کے لئے کوئی ایسی چیز استعمال کی جائے جس سے فارم مشکوک ہوتا ہو۔ اگر کسی وجہ سے کوئی ایسی غلطی ہوگئی ہے تو بہتر ہے کہ نکاح سے قبل سارا نکاح فارم دوبارہ پُر کر لیا جائے۔ تھوڑی سی دیر آپ کو بڑی پریشانی سے بچا سکتی ہے۔

(5) نکاح کے بعد فارم پر کسی غلطی کی صورت میں قطعاً اس پر کوئی کسی بھی قسم کی تبدیلی از خود نہ کریں بلکہ نظارت سے رجوع کریں اور باقاعدہ درخواست دے کر طریقہ کار کے مطابق اس پر تبدیلی کروائیں۔ اگر آپ نے خود نکاح فارموں پر تبدیلی کر لی اور اس کو کسی جگہ پیش کر دیا۔ جب اس نکاح فارم کی تصدیق دفتر سے کی جائے گی تو دفتر اس کی تصدیق نہیں کرے گا۔ جس کی وجہ سے آپ کو کافی پریشانی کا سامنا کرنا پڑے گا پھر اس معاملے میں دفتر بھی آپ سے کسی قسم کا تعاون نہیں کرے گا۔

ان تمام پیچیدگیوں سے بچنے کے لئے بہتر ہے کہ نکاح فارم کو پُر کرتے ہوئے انتہائی احتیاط کی جائے اور تمام کوائف سرکاری کاغذات کے مطابق لکھے جائیں اور کوشش کی جائے کہ اعلان نکاح سے مناسب وقت پہلے نکاح فارم مکمل کر لیا جائے تاکہ تمام ضروری کاغذات کو دیکھا جا سکے۔ اگر کوئی کمی یا خامی پائی جائے تو درستی کے لئے وقت کی گنجائش ہو۔ اگر کسی معاملے میں کوئی دقت یا پریشانی ہو تو دفتر سے راہنمائی لینے میں بھی آسانی ہو۔ نظارت سے رابطے کے لئے نکاح فارموں پر ہی نظارت رشتہ ناطہ کا پوسٹل ایڈریس، فون نمبر اور فیکس نمبر لکھا ہوا ہے کسی بھی ذریعہ سے رابطہ کر کے راہنمائی لی جاسکتی ہے۔

(ناظر اصلاح و ارشاد رشتہ ناطہ)

جزائر فجی میں احمدیت کی تاریخ

فجی ٹونگن (TONGAN) زبان کے لفظ ویتی (VITI) کی بگڑی ہوئی شکل ہے جس کے معنی مقامی فجیئن کے نزدیک اپنا وطن ہے۔

جزائر فجی میں احمدیت کی تاریخ پر جب نظر ڈالیں تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ فجی میں احمدیت کا پیغام پہنچنے سے قبل غیر مبائعین لاہوری احمدی موجود تھے۔ اس کا تاریخی پس منظر کچھ یوں ہے کہ 1879ء سے 1919ء تک قریباً 60 ہزار انڈین مزدور گنے کی فصل کاشت کرنے کیلئے یہاں لائے گئے تھے، اس طرح یہاں ہندو کلچر اور زبان نے فروغ پایا۔ اور جب برصغیر پاک و ہند میں شدھی کی تحریک چلی تو اس کا اثر یہاں بھی پہنچا اور شدھی تحریک کا مقابلہ کرنے کے لئے یہاں کے مسلمانوں کا رابطہ احمدیہ انجمن اشاعت ...... سے ہوا اور پھر ان کے ایک عالم مرزا مظفر بیگ صاحب یہاں تشریف لائے اور اس طرح احمدیہ انجمن اشاعت ...... لاہور کی یہاں بنیاد پڑی۔ انہی دنوں میں ایک تاجر مکرم چوہدری عبدالحکیم صاحب اپنی تجارت کے سلسلہ میں انڈیا سے فجی کے شہرناندی پہنچے اور یہاں اپنا کاروبار شروع کر دیا، آپ اللہ کے فضل سے خلافت احمدیہ سے وابستہ تھے اور جماعت کا لٹریچر اور الفضل اخبار منگواتے تھے اور آپ وہ اخبار اپنے غیر مبائع احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دیتے ان پڑھنے والوں میں سے خاص طور پر جن کا نام آتا ہے وہ درج ذیل افراد تھے۔ (1) مکرم حاجی محمد رمضان خان صاحب (2) مکرم مبارک احمد خان صاحب (3) مکرم محمد جان صاحب۔ جماعتی لٹریچر کے مطالعہ سے ان دوستوں پر جماعت احمدیہ کے دونوں گروپوں کا فرق ظاہر ہوا۔

مکرم حاجی محمد رمضان خان صاحب جو کہ ایک تاجر اور زمیندار تھے 1959ء میں حج کرنے مکہ مکرمہ گئے اور واپسی پر لاہور، قادیان اور ربوہ کی زیارت بھی کی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہیں بعد از تحقیق 11/اگست 1959ء کو سیدنا حضرت مصلح موعود کے دست مبارک پر اپنی اہلیہ محترمہ اور پوتے مکرم محمد عقیب خان صاحب کے ہمراہ بیعت کی سعادت نصیب ہوئی۔ مکرم حاجی صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں جزائر فجی میں دعوت الی اللہ کے لئے مربی سلسلہ کو بھجوانے کی درخواست کی جسے حضرت مصلح موعود نے از راہ شفقت منظور فرمایا۔

1960ء کے آخر میں حضور نے مولانا عبدالواحد صاحب فاضل مربی سلسلہ کو دعوت الی اللہ کے لئے روانہ فرمایا۔ آپ 11/اکتوبر 1960ء کو فجی کے ساحل پر اترے اور اس طرح فجی میں باقاعدہ طور پر نظام سلسلہ عالیہ احمدیہ کی داغ بیل پڑی۔

تاویونی جزیرہ

یہ فجی کا تیسرا بڑا جزیرہ ہے۔ یہاں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت قائم ہے اور یہی وہ جزیرہ ہے جہاں سے ڈیٹ لائن گزرتی ہے اور نئے دن کا آغاز ہوتا ہے اور یہ سیدنا حضرت مسیح موعود کی صداقت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

فجیئن زبان میں ترجمہ قرآن کریم

عالمگیر جماعت احمدیہ کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ قرآن مجید کا ترجمہ دنیا کی زیادہ سے زیادہ زبانوں میں کیا جائے۔ تاکہ ہر کوئی اپنی زبان میں کلام الٰہی کو پڑھ اور سمجھ سکے۔ اور قرآن کریم کی خوبصورت تعلیم پر عمل کر سکے۔ فجی میں جماعت کے آغاز کے ساتھ ہی فجیئن زبان میں قرآن کریم کے ترجمہ کا آغاز ہو گیا تھا۔ مکرم مولانا شیخ عبدالواحد صاحب نے ایک غیر مذہب کے الیپاتے سکیوا (Alipate Sikivou) کی خدمات حاصل کیں۔ الیپاتے صاحب نے 1963ء میں حضرت مولانا شیر علی صاحب کے انگریزی ترجمہ قرآن سے فجیئن زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ مکمل کر لیا لیکن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اس وقت تک ترجمہ کی اشاعت کی اجازت نہ دی جب تک کہ کوئی احمدی جو دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ فجیئن زبان سے بھی پوری واقفیت نہ رکھتا ہو چیک نہ کر لے۔ 1978ء میں مکرم ماسٹر محمد حسین صاحب نے مرکز کی اجازت سے اس اہم کام کی ذمہ داری سنبھالی۔ مختلف اوقات میں دوسرے احباب جماعت بھی آپ کے ساتھ اس کام میں مددگار بنتے رہے۔ 1988ء میں ترجمہ مکمل ہوا۔ اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے فجیئن زبان میں قرآن کریم کا پہلا ترجمہ عالمگیر جماعت احمدیہ کو شائع کرنے کی توفیق ملی۔

کنواری اقوام کی تمثیل

انجیل متی میں حضرت مسیح علیہ السلام کی ایک تمثیل بیان کی گئی ہے جس میں مسیح کی آمد ثانی کے وقت آسمانی بادشاہی کو دولہا سے تشبیہ دیتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ دس کنواریاں اس دولہا کے استقبال کے لئے نکلیں گی مگر بعض اس سے ملاقات سے محروم رہ جائیں گی۔ (متی باب 25 آیت نمبر 1 تا 12)

مندرجہ بالا پیشگوئی ایک پہلو سے حضرت مصلح موعود کے ذریعہ بڑی شان سے پوری ہوئی۔ جب باقاعدہ دعوت الی اللہ کے ذریعہ بعض ایسی اقوام تک پیغام پہنچا جو کلیۃً نا آشنا تھیں۔

پھر یہ پیشگوئی حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے عہد میں ایک اور پہلو سے پوری ہوئی جب عالمی بیعت کی مہم کے ذریعہ نئی نئی کنواری اقوام نے احمدیت کی آغوش میں پناہ حاصل کی۔ ان میں فجی قوم اور آسٹریلیا کے قدیم باشندے قابل ذکر ہیں۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع 1983ء میں مشرق بعید کے دورہ پر تشریف لائے تو فجی میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو رویا میں ایک بزرگ خاتون دکھائیں جو حضور کی والدہ محترمہ کی رضاعی بہن تھیں جنہوں نے کبھی شادی نہ کی تھی اور برص کی مریضہ تھیں۔ انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کو بڑی محبت سے گلے لگا لیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اس رویا کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا

''حضرت مسیح موعود کے متعلق یہ پیشگوئی تھی جس کا بائیبل میں ذکر ہے کہ کنواریاں اس کا انتظار کریں گی اور مسیح کے متعلق اس کی صفات میں ایک یہ بھی ہے کہ وہ برص زدہ کو اچھا کرے گا تو اللہ تعالیٰ نے اس رویا میں دو خوشخبریاں عطا فرمائی ہیں۔ ایک یہ کہ مسیح موعود کو جن کنواریوں کو برکت بخشنے کی خوشخبری دی گئی ہے اس سفر میں انشاء اللہ ایسی کنواری قوموں سے ہمارا واسطہ پڑے گا اور پھر برص دکھائی گئی جو مسیح سے تعلق رکھتی ہے کہ مسیح جس بیماری کو شفاء بخشے گا اس میں سے ایک برص ہے۔ تو خدا تعالیٰ نے ان دونوں کو اکٹھا کر دیا ایک خاتون ہیں جو کنواری بھی ہیں اور جن کو برص بھی ہے اور ذاتی طور پر ان کے اندر نیکی پائی جاتی ہے۔ تو یہ بھی خوشخبری تھی کہ یہ بیماری ایک سطحی بیماری ہے گہری نہیں ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ حضرت مسیح موعود کے کاموں میں جو یہ اہم کام ہے کہ نئی قوموں کو (۔) سے روشناس کرائے گا اس کا وقت آ پہنچا ہے۔ چنانچہ اس رویا کے بعد جب فجی قوم سے ہمارا تعارف ہوا تو معلوم یہ ہوا کہ فجی قوم بھی ان قوموں میں سے ایک قوم ہے جس کو خدا تعالیٰ نے بطور کنواری اور بیمار دکھایا۔

(روزنامہ الفضل 4 جنوری 1984ء)

ربوہ میں طلوع وغروب 26۔دسمبر	
طلوع فجر	5:39
طلوع آفتاب	7:04
زوال آفتاب	12:09
غروب آفتاب	5:13

اکسیر موٹاپا
موٹاپا دور کرنے کیلئے مفید دوا
کورس 3 ڈبیاں
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

آندرے آس لینگوئج انسٹیٹیوٹ
جرمن زبان سیکھیے
گوئٹے انسٹیٹیوٹ سے سند یافتہ ٹیچر
اور اب لاہور کراچی ٹیسٹ کی تیاری کیلئے بھی تشریف لائیں۔
فیصل آباد میں بھی جرمن کلاسز کا آغاز ہو چکا ہے
برائے رابطہ: طارق شبیر دارالرحمت غربی ربوہ
03336715543, 03007702423, 0476213372

شادی بیاہ و دیگر تقریبات پر کھانے پکوانے کا بہترین مرکز
مجید پکوان سنٹر
یادگار روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: فرید احمد: 0302-7682815

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
NASEEM JEWELLERS
23K/22K JEWELLERY SUPPLIERS
پروپرائٹر: میاں وسیم احمد
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دکان 6212837
Mob:03007700369

چلتے پھرتے بروکروں سے سیمپل اور ریٹ لیں۔
وہی ورائٹی ہم سے 50 پیسے یا 1 روپیہ کم ریٹ میں لیں
گنیا (معیاری پیمائش) کی گارنٹی کے ساتھ
ہماری خواہش ہے کہ آپ کی لاعلمی کی وجہ سے کوئی ناجائز فائدہ نہ اٹھا سکے۔
اظہر ماربل فیکٹری
15/5 باب الابواب درہ سٹاپ ربوہ
موبائل: 03336174313

FR-10

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
SHARIF JEWELLERS
SINCE 1952
Aqsa Road Rabwah
0092476212515
15 London Rd, Morden Sm4 5Ht
00442036094712